قازقستان: مذہبی زندگی میں بہتری کے حصول کی طرف پیش رفت

قازقستان کی کل ۱۷ ملین آبادی میں سے تقریباً ۱۱ ملین کا تعلق اسلام سے ہے۔ قازق قومیت کے علاوہ یہاں ۲۳ کے قریب دوسری مسلمان قومیتیں بھی آباد ہیں۔ سابق سوویت یونین کے دور میں قازق مسلمانوں کے مذہبی اُمور کل وسط ایشیا کی سطح پر مسلمانوں کے لیے ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں قائم مذہبی بورڈ کے ذریعہ نمٹائے جاتے تھے۔ ۱۹۹۰ء میں قازق مسلمانوں نے اپنا مستقل مذہبی بورڈ قائم کر لیا۔ اس بورڈ کے سربراہ مفتی حاجی نیکمبائی اُولی ہیں، جنھوں نے بخارا میں قائم میر عرب مدرسہ اور لیبیا سے مذہبی تعلیم حاصل کی ہے۔

بورڈ کے مطابق اس وقت تک قازقستان میں ۴ ہزار کے قریب مساجد ہیں لیکن ان ۴ ہزار مساجد میں اب تک صرف ۷ سو مساجد کو ہی سرکاری سطح پر رجسٹر کروایا جا سکا ہے۔ دارالحکومت الماتا میں ۹ مساجد ہیں۔ شہر کی مرکزی مسجد میں جلد ہی ایک مینار کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ اس مسجد کی تعمیر کے لیے فنڈ کے حصول کا بڑا ذریعہ مسلمان عبادت گزار ہیں۔ اس سال ایک بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے انعقاد کی تیاری کی جارہی ہے جس میں مسجد کی تعمیر کے منصوبہ جات کو شرکاء کے سامنے رکھا جائے گا۔
قازقستان میں اخلاقی، روحانی اور ثقافتی ترقی کے لیے اسلامی تعلیم کو ایک بنیادی ترجیح کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ تقریباً ہر مسجد کے ساتھ یا تو ایک مدرسہ ملحق ہے یا پھر اسلام کی بنیادی تعلیمات مثلاً ناظرہ قرآن، اخلاقیات اور اسلامی طرزِ حیات کی تدریس کے لیے بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ اِن مدارس میں کلاسیں لینے والے طلبہ کا تعلق عموماً نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں سے ہوتا ہے تاہم اِن مدارس میں بالغ افراد کی تعلیم کے لیے بھی سہولتیں موجود ہیں۔

الماتا، ژمبول، چمکنت اور مرک میں مردوں کی دینی تعلیم کے لیے کل وقتی مدارس کا بھی اجراء ہو چکا ہے جبکہ لوگوودئی میں خواتین کے لیے بھی ایک ایسا ہی مدرسہ کھولا گیا ہے۔ الماتا میں ایک ایسا اسلامی ادارہ بھی ہے جس میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں اپنے سکولوں سے چھٹی ہونے کے بعد کلاسیں لیتے ہیں۔ داخلہ کے خواہشمند طلبہ کی کثرت اور ادارے میں دستیاب نشستوں کی قلت کے باعث طلبہ کو داخلہ

کے امتحان سے گزارا جاتا ہے۔ ادارے میں کورس کا دورانیہ چار سالوں پر محیط ہے جس میں سے پہلے دو سال تفسیر، حدیث، فقہ، عربی اور اسلامی تاریخ کی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ بقیہ دو سالوں کے دوران مسجد میں عملی تربیت دی جاتی ہے۔ ادارے کا سٹاف نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہے جس میں ترکی، پاکستان اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے علاوہ مقامی مسلمان بھی شامل ہیں۔ ادارہ طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے دوسرے مسلمان ممالک میں بھی بھیجتا ہے۔ اس سلسلہ میں مذہبی ڈائیریکٹریٹ اب تک ۱۰۰ طلبہ کو ترکی اور تقریباً ۸۰ کو مصر بھیج چکا ہے۔ بیرونی ممالک میں طلبہ کو عموماً ۴ سے ۵ سالوں کے دوران اپنی جامعاتی تعلیم کا نصاب مکمل کرنا ہوتا ہے۔

قازقستان میں اس وقت اسلامی لٹریچر مطلوبہ تعداد میں موجود نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہاں کتابوں کی اشاعت کے لیے مناسب سہولتوں کا بھی فقدان پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ پر قابو پانے کے لیے دوسرے ممالک سے مدد کے لیے رجوع کیا جا رہا ہے۔ مقامی طور پر نشرواشاعت کے اداروں کے قیام کے لیے بورڈ نے حال ہی میں پاکستان سے آلاتِ طباعت خریدے ہیں۔ بورڈ نے عملی تربیّت کے لیے پانچ افراد کو بھی پاکستان بھیجا ہے۔ دینی موضوعات پر محدود کتابیں اور مواد بورڈ کے دفتر، دکانوں اور مساجد میں دستیاب ہیں۔ عام طور پر مذہبی رسومات اور تہواروں کے بارے میں قازقستان کی مسلم آبادی کی دلچسپی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سال رمضان کے مہینہ میں مقامی اخبارات (ژاس الاش، آناتلی، اور زمان قازقستان) میں اسلامی رسومات اور روزہ کی اہمیّت پر کئی ایک مضامین اور رپورٹیں شائع ہوئیں۔ اکثر بڑے بڑے شہروں میں افطار پارٹیوں کا انعقاد کیا گیا جبکہ عید کے روز مساجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گئیں۔ مقامی اخبارات میں صدر نور سلطان نذر بائیف کا ایک تہنیتی پیغام بھی چھپا۔

یہاں یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ قازقستان میں کیمونسٹ دور اقتدار میں اسلام پر جو رکیک حملے کیے جاتے تھے۔ اُن کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ مثال کے طور پر ماہ فروری میں قازق زبان کے ایک مقامی اخبار [Auil] نے ایک مضمون شائع کیا جس میں نبی پاک ﷺ کو قرآن پاک کا مصنف ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔